احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 6 مارچ 2010ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 6 مارچ 2010ء 19 ربیع الاول 1431 ہجری 6 امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 51

اللہ کی قدرت

قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی اچک لے۔ جب کبھی وہ ان (کو راہ دکھانے) کے لئے چمکتی ہے وہ اس میں (کچھ) چلتے ہیں اور جب وہ ان پر اندھیرا کر دیتی ہے تو ٹھہر جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو ان کی شنوائی بھی لے جائے اور ان کی بینائی بھی۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

﴿البقرہ:21﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۲۵۔نشان۔ واضح ہو کہ من جملہ ہیبت ناک اور عظیم الشان نشانوں کے پنڈت لیکھرام کی موت کا نشان ہے جس کی بنیادی پیشگوئی کا سرچشمہ میری کتابیں برکات الدعا اور کرامات الصادقین اور آئینہ کمالاتِ اسلام ہیں جن میں قبل از وقوع خبر دی گئی تھی کہ لیکھرام قتل کے ذریعہ سے چھ سال کے اندر اِس دنیا سے کوچ کر جائے گا اور اس کے قتل کئے جانے کا دن عید سے دوسرا دن ہوگا یعنی شنبہ کا دن اور یہ اس لئے مقرر کیا گیا کہ تا عید کا دن جو جمعہ تھا اِس بات پر دلالت کرے کہ جس دن مسلمانوں کے گھر میں دو عیدیں ہوں گی اس سے دوسرے دن آریوں کے گھر میں دو ماتم ہونگے۔ اور یہ پیشگوئی نہ صرف میری کتابوں میں درج ہے بلکہ لیکھرام نے خود اپنی کتاب میں نقل کر کے اپنی قوم میں اس پیشگوئی کی قبل از وقوع شہرت دے دی تھی اور اس پیشگوئی کے مقابل پر اُس نے اپنی کتاب میں میری نسبت یہ لکھا کہ میرے پرمیشر نے مجھے یہ الہام کیا ہے کہ یہ شخص (یعنی یہ خاکسار) تین سال کے اندر ہیضہ سے مرجائے گا کیونکہ کذاب ہے۔ لیکھرام کا یہ الہام سہ سالہ ایسا ہی تھا جیسا کہ اب میری موت کی نسبت عبدالحکیم خان نے سہ سالہ الہام شائع کیا ہے۔ غرض میری یہ پیشگوئی لیکھرام کے بالمقابل تھی اور بطور مباہلہ کے تھی اور لیکھرام کی اب تک وہ کتابیں موجود ہیں اور آریوں میں بہت شہرت یافتہ ہیں جن میں لیکھرام نے اپنے پرمیشر کی طرف منسوب کر کے وہ پیشگوئی لکھی ہے ایسا ہی میری پیشگوئی بھی جس میں لیکھرام کی موت کی نسبت چھ سال قرار دئے گئے تھے کئی لاکھ انسانوں میں شہرت پا چکی تھی چنانچہ رسالہ کرامات الصادقین مطبوعہ صفر ۱۳۱۱ ہجری میں یہ پیشگوئی درج کی گئی اور وہ عربی کتاب ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ لیکھرام کی نسبت خدا نے میری دعا قبول کر کے مجھے خبر دی ہے کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہوگا اور اُس کا جرم یہ ہے کہ وہ خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا اور بُرے لفظوں کے ساتھ توہین کرتا تھا۔ یہ کتاب لیکھرام کے مرنے سے پانچ برس پہلے پنجاب اور ہندوستان میں خوب شائع ہوگئی تھی اور پھر اشتہار ۲۲؍فروری ۱۸۹۳ء میں جو میری کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام کے ساتھ شامل ہے لیکھرام کی موت سے کئی سال پہلے صاف طور پر میں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ لیکھرام گوسالہ سامری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ جیسا کہ گوسالہ سامری شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا یہی لیکھرام کا حال ہوگا اور یہ اُس کے قتل کی طرف اشارہ تھا چنانچہ لیکھرام شنبہ کے دن قتل کیا گیا اور اُن دنوں میں شنبہ سے پہلے جمعہ کے دن مسلمانوں کی عید ہوئی تھی ایسا ہی گوسالہ سامری بھی شنبہ کے دن ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا اور وہ یہود کی عید کا دن تھا اور گوسالہ سامری ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد جلایا گیا تھا ایسا ہی لیکھرام بھی ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد جلایا گیا کیونکہ اول قاتل نے اُس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور پھر ڈاکٹر نے اُس کے زخم کو زیادہ کھولا اور بالآخر جلایا گیا اور پھر گوسالہ سامری کی طرح اُس کی ہڈیاں دریا میں ڈالی گئیں اور خدا تعالیٰ نے گوسالہ سامری سے اس لئے اُس کو تشبیہ دی کہ وہ گوسالہ محض بے جان تھا اور اس زمانہ کے ان کھلونے کی طرح تھا۔ جن کی کل دبانے سے آواز نکلتی ہے۔ اسی طرح اس گوسالہ میں سے ایک آواز نکلتی تھی پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دراصل لیکھرام بے جان تھا اور اُس میں روحانی زندگی نہیں آئی تھی اور اس کی آواز محض گوسالہ سامری کی طرح تھی اور سچا علم اور سچا گیان اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق اور سچی محبت اُس کو نصیب نہیں تھی۔ یہ آریوں کا قصور تھا کہ اُس بے جان کو جس میں روحانیت کی جان نہ تھی اور محض مردہ تھا اس مقام پر کھڑا کر دیا جس پر کوئی زندہ کھڑا ہونا چاہئے تھا۔ اِس لئے اس کا گوسالہ سامری کی طرح انجام ہوا۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 294﴾

ربوہ کے مضافات میں
پلاٹس کی خرید وفروخت

جو احباب مضافاتی کالونیوں پلاٹس خرید و فروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں۔ بہتر ہے سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کر لیں۔

جن کالونیوں میں پلاٹس خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کر لیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تا کہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ماہر امراض جگر وشوگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر منصور حسین میاں صاحب ماہر امراض جگر، شوگر اور جوڑوں کے امراض کے ماہر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل شیڈول کے مطابق مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

13 مارچ 2010ء دوپہر 2 بجے سے شام تک

14 مارچ 2010ء صبح 8:00 بجے سے دوپہر تک

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

فیصلے اللہ کے لئے خلوص نیت سے کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبل کے کچھ ساتھی جو حمص کے رہنے والے تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ کو یمن کا قاضی مقرر کر کے بھیجا تو معاذ سے پوچھا کہ جب کوئی مقدمہ تمہارے سامنے پیش ہو تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ معاذ نے عرض کیا کہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا یعنی قرآن شریف کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے پوچھا اگر کتاب اللہ میں وضاحت نہ ملی تو پھر کیا کرو گے۔ معاذ نے عرض کی اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: نہ سنت میں کوئی ہدایت پاؤ نہ کتاب اللہ میں تو پھر کیا کرو گے۔ تو معاذ نے عرض کی کہ اس صورت میں غور و فکر کر کے اپنی رائے سے فیصلہ کرنے کی کوشش کروں گا اور اس میں کسی سستی اور غفلت سے کام نہیں لوں گا۔ حضور نے یہ سن کر معاذ کے سینے پر شاباش دینے کے لئے ہاتھ مار کر فرمایا: الحمدللہ! خدا کا شکر ہے کہ اس نے رسول کے قاصد کو یہ توفیق دی اور وہ صحیح طریق کار سمجھا جو اللہ کے رسول کو پسند ہے۔

(ابو داؤد ۔ کتاب الاقضیة۔ باب اجتهاد الرای فی القضاء)

تو یہ ہے اصول فیصلہ کرنے کا قرآن سے رہنمائی لی جائے، پھر سنت سے رہنمائی لی جائے، اگر خلفاء کے ارشادات ہیں اس بارہ میں ان سے رہنمائی لی جائے۔ پھر اگر کہیں سے بھی اس مخصوص امر کے لئے رہنمائی نہ ملے تو دعا کرتے ہوئے، اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے کسی بات کا فیصلہ کیا جائے۔ جو بھی مقدمہ قاضیوں کے سامنے پیش ہو ان کا فیصلہ کیا جائے۔ اب تو تقریباً تمام معاملات میں اصولی قواعد مرتب ہیں، قاضیوں کو مل بھی جاتے ہیں۔ فقہی مسائل یا مسئلے بھی چھپے ہوئے موجود ہیں تو ان کی روشنی میں تمام فیصلے ہونے چاہئیں۔ حضرت عمرؓ کا ایک خط جو انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا تھا۔ حضرت سعید بن ابو بردہ نے امیر المومنین حضرت عمرؓ بن الخطاب کا ایک خط نکالا جو انہوں نے اپنے ایک والی حضرت ابوموسیٰ اشعری کو لکھا تھا۔ یہ روایت ہے۔ اس کا مضمون یہ تھا۔

قضا ایک محکم اور پختہ دینی فریضہ ہے اور واجب الاتباع سنت ہے۔ جب کوئی مقدمہ یا کیس آپ کے سامنے پیش ہو تو معاملے کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو کیونکہ صرف حق بات کہنا اور اس کے نفاذ کی کوشش نہ کرنا بے فائدہ ہے۔ کیا بلحاظ مجلس، کیا بلحاظ توجہ اور کیا بلحاظ عدل وانصاف، سب لوگوں کے درمیان مساوات قائم رکھو۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرو تا کہ کوئی بااثر تم سے ظلم کروانے کی امید نہ رکھے اور کسی کمزور کو تیرے ظلم وجور کا ڈر اور اندیشہ نہ ہو۔ اور ثبوت پیش کرنا مدعی کا فرض ہے۔ اور قسم منکر مدعا علیہ پر آئے گی۔ مسلمانوں کے درمیان مصالحت کروانے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے۔ ہاں ایسی صلح کی اجازت نہیں ہونی چاہئے جس کی وجہ سے حرام حلال بن رہا ہو اور حلال حرام یعنی خلاف شریعت صلح جائز نہ ہوگی۔ اگر تم کوئی فیصلہ کرو اور پھر غور وفکر کے بعد اللہ کی ہدایت سے دیکھو کہ فیصلے میں غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح فیصلہ اور طرح ہے تو اپنے کل کا فیصلہ واپس لینے اور اسے منسوخ کرنے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ یا شرم محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ حق اور عدل ایک عظیم صداقت ہے اور حق اور سچ کو کوئی چیز باطل اور غلط نہیں بنا سکتی ہے۔ اس لئے حق کی طرف لوٹ جانا اور حق کو تسلیم کر لینا باطل میں پھنسے رہنے اور غلط بات پر مصر رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ جو بات تیرے دل میں کھٹکے اور قرآن وسنت میں اس کے بارہ میں کوئی وضاحت نہ ہو تو اس کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو اور اس کی مثالیں تلاش کرو۔ اس سے ملتی جلتی صورتوں پر غور کرو پھر اس پر قیاس کرتے ہوئے کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کرو۔ اور جو پہلو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ لگے اور حق اور سچ کے زیادہ مشابہ نظر آئے اسے اختیار کرو۔ مدعی کو ثبوت پیش کرنے کے لئے مناسب تاریخ اور وقت دو تا کہ وہ اپنے دعویٰ کے حق میں ثبوت اکٹھے کر سکے۔ اگر مقررہ تاریخ پر وہ ثبوت اور بینہ پیش کر سکے فبہا ورنہ اس کے خلاف فیصلہ سنا دو۔ یہ طریق اندھے پن کو دور کرنے والا ہے۔ اور بے خبری کے اندھیرے کو روشن کرنے والا۔ یعنی اس سے الجھا ہوا معاملہ سلجھ جائے گا اور ہر قسم کے عذر و اعتراض کا موثر جواب ہوگا۔ سب مسلمان برابر شاہد عادل ہیں۔ ایک دوسرے کے حق میں اور ایک دوسرے کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں۔ اور ان گواہیوں کے مطابق فیصلہ ہوگا سوائے اس کے کہ کسی کو حد کی سزا مل چکی ہو یا اس کی جھوٹی شہادت دینے کا تجربہ ہو چکا ہو۔ یا قرابت کے دعویٰ میں اس پر کوئی تہمت لگی ہو۔ یا اس کا اصل رشتہ کسی اور شخص یا قوم سے ہو اور دعویٰ کسی اور کے رشتے دار ہونے کا کرے یعنی حسب ونسب کے دعویٰ میں جھوٹا ہو۔ ایسے خفیف الحرکت شخص کے سچا ہونے پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ باقی سب مسلمان گواہ بننے کے اہل ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں کیونکہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ اصل راز اور سچائی کیا ہے؟ اسے اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اگر کوئی غلط بیانی کرے گا تو خدا اس کو سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بینات اور گواہیوں کے ذریعہ معاملات نبٹانے کا مکلّف بنایا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تنگ پڑنے سے بچو۔ جلد گھبرا جانے اور لوگوں سے تکلیف اور دکھ محسوس کرنے اور فریقین مقدمہ سے تنفر اور اجنبی پن سے کبھی پیش نہ آؤ۔ حق اور سچ معلوم کرنے کے مواقع میں اس طرز عمل سے بچنا اور حق شناسی کی صحیح کوشش کرنا۔ اللہ اس کا ضرور اجر دے گا اور ایسے شخص کو نیک شہرت بخشے گا۔ جو شخص اللہ کی خاطر خلوص نیت اختیار کرے گا اللہ اسے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور جو شخص محض بناوٹ اور تصنع سے اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی اس کا راز فاش کر دے گا اور اس کی رسوائی کے سامان پیدا کر دے گا“۔

(سنن دار قطنی۔ کتاب الاقضیه والاحکام)(روزنامہ الفضل 22مارچ 2004ء)

تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی اول (2010ء۔2009ء)

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو نومبر 2009ء تا جنوری 2010ء سہ ماہی اول کے سلسلہ میں مورخہ 18 فروری 2010ء کو بعد از نماز عصر ایوان محمود میں تقریب تقسیم انعامات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم اسداللہ غالب صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم وترجمہ کے ساتھ اس تقریب کا آغاز ہوا۔ عہد کے بعد کلام محمود سے نظم پیش کی گئی۔ بعد ازاں مکرم ذیشان ظفر اللہ صاحب نائب ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 44 جلسہ ہائے یوم والدین منعقد کروائے گئے۔ نیز حلقہ جات میں عشرہ اطفال بھی منایا گیا۔ ماہ دسمبر 2009ء میں ”جلسہ سالانہ“ کی یاد میں چار روزہ تربیتی پروگرام“ منایا گیا۔ اس میں چاروں روز اجتماعی نماز تہجد کا تمام حلقہ جات میں انعقاد کیا گیا۔

دوران سہ ماہی حلقہ جات کی سطح پر 3 فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔ 25 وفود عیادت مریضان کی غرض سے فضل عمر ہسپتال لے جائے گئے اور 23 وفود بہشتی مقبرہ دعا کی غرض سے لے جائے گئے۔ اس سہ ماہی میں ربوہ بھر کے مستحق اطفال میں 177 گرم جرسیاں تقسیم کی گئیں۔

دوران سہ ماہی شعبہ وقار عمل کے تحت ہر جمعۃ المبارک کو بعد از نماز فجر کل 13 اجتماعی وقار عمل کروائے گئے اوسطاً 1163 اطفال وقار عمل کرتے رہے مورخہ 20 تا 27 نومبر ہفتہ وقار عمل منایا گیا۔ جس میں روزانہ اوسطاً 743 اطفال شامل ہوئے۔

مجلس نے مورخہ 27 نومبر کو عید الاضحیٰ کے حوالہ سے ”خصوصی اجتماعی وقار عمل“ کروایا۔ اس میں ربوہ بھر کے مین روڈز کو صاف کیا گیا۔ اس وقار عمل میں ربوہ بھر سے 730 اطفال شامل ہوئے اور اس کا دورانیہ 90 منٹ رہا۔

مورخہ 26، 27 جنوری اور 2 فروری کو بعد نماز عصر اجتماعی وقار عمل بمقام ایمبیسی بورڈ کروانے کی توفیق ملی۔ اس وقار عمل میں اطفال نے ایمبیسی بورڈ پر موجود شاپرز کو تلف کیا۔ ان وقار عمل میں مجموعی طور پر 380 اطفال شامل ہوئے اور اس کا مجموعی دورانیہ 6 گھنٹے رہا۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ربوہ بھر کے بیشتر اطفال کو نماز سادہ یاد ہو چکی ہے اور جو چند اطفال رہ گئے ہیں ان پر کوشش ہو رہی ہے۔ دوران سہ ماہی دو آل ربوہ علمی مقابلہ جات تلاوت اور مقابلہ دینی معلومات منعقد کروائے گئے۔

ماہ دسمبر و جنوری میں 100 کی تعداد میں تشحیذ الاذہان کا انٹرنیٹ یعنی رنگین ایڈیشن تقسیم کیا گیا۔

دوران سہ ماہی ”آل ربوہ کرکٹ ٹورنامنٹ“ منعقد کروایا گیا جس میں 48 حلقہ جات نے شرکت کی۔ حلقہ کی سطح پر 74 انفرادی ورزشی مقابلہ جات جبکہ 99 اجتماعی ورزشی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ 44 تفریحی ٹرپس کا انعقاد کیا گیا۔ 119 کلو اجمیعاً اور 552 اطفال کا طبی معائنہ کروایا گیا ہے۔

ربوہ میں واقفین نو اطفال کی تعداد 1285 ہے۔ ان میں سے 890 اطفال اپنی عمر کے مطابق نصاب وقف نو یاد کر چکے ہیں۔ دوران سہ ماہی واقفین نو علمی وورزشی پروگرامز میں حصہ لیتے رہے۔

دوران سہ ماہی 1 حلقہ نے ”صنعتی نمائش“ کا انعقاد کیا جس میں اطفال نے اپنے ہاتھ سے بنے ہوئے مختلف ماڈلز رکھے اور خیمہ جات لگائے۔ سہ ماہی کے دوران حلقہ جات میں کلاسز لگا کر 333 اطفال کو کوئی نہ کوئی ہنر سکھایا گیا۔

رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نصائح کیں اور پھر انعامات تقسیم کئے۔

اس سہ ماہی میں اول۔ تحریک جدید کوارٹرز دوم۔ دارالنصر شرقی محمود اور سوم۔ بیوت الحمد آیا۔ جبکہ بلاک کی سطح پر اول یمن بلاک اور دوم علوم (الف) بلاک آیا

دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ کل حاضری 600 کے قریب تھی۔ آخر پر مہمانان کرام کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ (اے۔نورؔ)

سرخ بندے

Hemelia Patens

پھولوں کی تاریخ میں دو پھولوں کے ملتے جلتے نام ہیں۔ ایک پودا زرد بندے کہلاتا ہے جسے زرد رنگ کے پھول لگتے ہیں لیکن ایک سدا بہار پودا ایسا بھی ہے جو مالٹا رنگ کے پھول دیتا ہے اور اسے سرخ بندے کہا جاتا ہے۔ اس پودے کے پتے بڑے گھنے ہوتے ہیں۔ یہ پودا زیادہ تر سڑکوں اور روشوں کے کنارے لگایا جاتا ہے۔ اس پھول کی شاخیں تراش کر پودے کی مختلف دیدہ زیب شکلیں بنائی جاتی ہیں۔ سرخ بندے کے پھول لمبوترے ہوتے ہیں اور ان سے مسلسل خوشبو آتی ہے جس سے پورا گھر معطر ہو جاتا ہے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں تقریب

مایہ ناز سائنسدان کو اہل علم وفضل کا زبردست خراج تحسین

مرتبہ: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

21 نومبر 2009ء کو وطن عزیز کے ممتاز سائنسدانوں، اعلیٰ تعلیمی شخصیات مقتدر حضرات اور ان کے سامعین نے ملک کے واحد نوبیل انعام یافتہ اور بین الاقوامی شہرت یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو ان کی خدمات، اعلیٰ اوصاف اور عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں پر شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ جس کی روداد قومی اخبارات (اردو و انگریزی) سے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

پاکستان اور سائنس کی خدمت کے لئے زندگی وقف کردی

''نوبیل انعام حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو ہم سے بچھڑے ہفتہ کو 13 برس بیت گئے۔ پاکستان اور سائنس کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرنے والے عبدالسلام 29 جنوری، 1926ء کو پنجاب کے علاقے جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ابتداء ہی سے ریاضی اور طبیعات سے گہرا لگاؤ تھا''۔

(روزنامہ پاکستان لاہور۔ 22 نومبر 2002ء ص2)

ڈاکٹر عبدالسلام کی کمی محسوس ہورہی ہے

نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام بیسویں صدی کے طبیعات کے نمایاں سائنسدانوں میں سے ایک تھے۔ ان خیالات کا اظہار وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران نے ڈاکٹر عبدالسلام کی 13 ویں برسی کے موقع پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام ایک بلند پایہ سائنسدان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین انسان بھی تھے۔ جو دوسروں کی مدد کرنے کے جذبے سے سرشار تھے۔ وہ عالمی حلقوں میں سائنس کے ذریعے پسماندہ انسانیت کی فلاح کے علمبردار تھے۔ وہ تیسری دنیا کے ممالک میں سائنس کی مضبوط ترین آواز تھے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ شمال اور جنوب میں حقیقی فرق سائنس وٹیکنالوجی کے فاصلے کا ہے۔ آج کی مشکل گھڑی میں ڈاکٹر عبدالسلام کی کمی بہت شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔ دریں اثناء گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں سلام چیئر شعبہ فزکس کے زیراہتمام نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں ریفرنس ہوا جس میں جی سی یو۔ کے وائس چانسلر ڈاکٹر خالد آفتاب نے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ جی سی یو سلام چیئر کے ہیڈ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے ڈاکٹر عبدالسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر ڈاکٹر عامر اقبال نے ان کی الیکٹرو ویک تھیوری سے آگاہ کیا جبکہ جی سی یو شعبہ اردو کے پروفیسر طارق زیدی نے ڈاکٹر عبدالسلام کی اردو ادب میں دلچسپی کے بارے میں بتاتے ہوئے حاضرین کو ان کی طرف سے لکھے گئے خطوط پڑھ کر سنائے''۔

(رپورٹ مطبوعہ روزنامہ وقت مورخہ 22 نومبر 2009ء)

انگریزی اخبارات کی رپورٹس، اہم اقتباسات کا ترجمہ

ایک ممدوح ومعظم شخصیت کی یاد میں، جی سی یو کا ڈاکٹر سلام کو خراج تحسین

صحافی حسین کاشف اپنی تحریر کا آغاز ان الفاظ سے کرتے ہیں (ترجمہ)

''نوبیل لارئیٹ (ڈاکٹر عبدالسلام) کی ہفتہ کے روز تیرھویں برسی کے موقع پر خراج تحسین پیش کرنے والے سائنسدانوں نے کہا کہ پاکستان نے اب تک جو سب سے اعلیٰ اور عظیم دماغ پیدا کیا ہے وہ ڈاکٹر عبدالسلام ہے۔

پاکستان فزیکل سوسائٹی کے اشتراک سے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں سلام چیئر اور شعبہ طبیعات کے زیراہتمام ایک میموریل اجلاس کے موقع پر پروفیسر صاحبان اور دانشوروں نے ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین پیش کیا۔ جی سی یو (گورنمنٹ کالج یونیورسٹی) کے وائس چانسلر ڈاکٹر خالد آفتاب نے اجلاس کی صدارت کی اور کہا کہ سلام پاکستان میں سائنس کے زوال پذیر ہونے کے متعلق بہت فکر مند تھے۔ تیسری دنیا کے ممالک میں سائنس کے فروغ کے لئے ڈاکٹر سلام کی خدمات کو اجاگر کرتے ہوئے ڈاکٹر آفتاب نے کہا کہ نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام نے تاریخ میں سائنسی میدان کو اس کا جائز مقام دلانے کی جستجو میں سخت جدوجہد کی۔ وائس چانسلر (ڈاکٹر آفتاب) نے گورڈن فریزر (Gordon Fraser) کے قلم سے ڈاکٹر سلام کی سوانح عمری Cosmic Anger سے کئی اقتباسات پڑھ کر سنائے جو ایک چھوٹے سے قصبے سے آغاز کرنے والے ایک لڑکے سے ایک عالی مرتبہ سائنسدان بن جانے کے سفر کی نشاندہی کرتی ہے۔

ایک قابل وفاضل شاگرد کے تاثرات

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی سلام چیئر کے ہیڈ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ جو ڈاکٹر سلام کے شاگرد رہ چکے ہیں نے اس عظیم سائنسدان کی سادہ اٹھان اور تعلیم وتربیت، امنگوں، کامرانیوں، شہرت اور اعلیٰ اوصاف وحسنات کا ذکر کیا۔ انہوں نے ٹریسٹے (اٹلی) میں بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی سائنس کو قائم کرنے کے سلسلہ میں ڈاکٹر سلام کی راہ میں حائل رکاوٹوں اور مخالفتوں کو وضاحت سے بیان کیا۔ یہ مرکز آج بھی ڈاکٹر سلام کے عزم واستقلال کی یادگار بنا ہوا ہے۔ وہ نظری طبیعات سے متعلق نظریات کی برسات لگا دینے والے محقق تھے اور عملاً گوشہ نشیں بن گئے تھے اور مجلسوں اور اس قسم کی دوسری مصروفیات سے پرہیز کرتے تھے تاکہ اپنے نظریات پر توجہ دے سکیں......

بعد میں ''ڈیلی ٹائمز'' سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر مصطفیٰ نے کام کے معیار اور ملک میں سائنسی تعلیم کی ترقی کے متعلق عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا اگرچہ اعلیٰ تعلیم کا کمیشن (HEC) پاکستان میں سائنس کلچر کے فروغ کے لئے اپنی بھرپور کوشش کررہا ہے لیکن فزکس کے میدان میں ابھی تک موزوں قابلیت رکھنے والا سٹاف موجود نہیں ہے۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم خصوصاً پی ایچ ڈی اور ایم فل کے سلسلہ میں حکومت اور HEC (اعلیٰ تعلیم سے متعلق کمیشن) پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا کہ ایسے طلباء کو بیرون ملک کے لئے اور زیادہ وظائف مہیا کئے جائیں جو مستقبل میں آکر اسی میدان میں اپنے ملک کی بہترین خدمت کرسکیں۔

پروفیسر عامر اقبال کا خراج تحسین

لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) کے پروفیسر ڈاکٹر عامر اقبال نے ڈاکٹر سلام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے پروفیسر صاحبان اور پی ایچ ڈی حضرات کو ڈاکٹر سلام کے الیکٹرو ویک (Electro Weak) نظریے اور موجودہ دور میں اس کے مضمرات سے آگاہ کیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی اردو ادب اور شاعری میں دلچسپی کا تذکرہ

تقریب کے آخر پر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے پروفیسر طارق زیدی نے شاعری اور اردو ادب میں ڈاکٹر عبدالسلام کی دلچسپی کو واضح کرتے ہوئے ان کے کچھ خطوط پڑھ کر سنائے جو انہوں نے اپنے اساتذہ اور قریبی دوستوں کو تحریر کئے تھے۔......

اس تقریب میں شریک طلباء نے اپنی تشویش کا اظہار کیا کہ کیوں ایک عظیم ہیرو اور قوم کے محبّ کو فراموش کردیا گیا ہے؟

(رپورٹ مطبوعہ۔ ڈیلی ٹائمز۔ انگریزی مورخہ 22 نومبر 2009ء)

ڈاکٹر عبدالسلام کا نوبیل پرائز سرٹیفکیٹ GCU میں محفوظ کیا گیا ہے

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں ڈاکٹر عبدالسلام کے نوبیل پرائز کا اصل سرٹیفکیٹ (Original) محفوظ کیا گیا ہے۔

عبدالسلام بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات (ICTP) اٹلی کے ڈائریکٹر Prof. Dr. Katepalli R Sreenivasan نے یہ اصل سرٹیفکیٹ ڈاکٹر عبدالسلام کی مادر علمی (گورنمنٹ کالج لاہور) کو بطور تحفہ عنایت کیا تھا۔ ڈاکٹر سلام نے یہ نوبیل پرائز سرٹیفکیٹ سویڈن کے بادشاہ King Carl XVI Gustaf سے 10 دسمبر 1979ء کو وصول کیا تھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے کثیر اعزازات

پاکستان میں سائنس اور ثقافت کے فروغ کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام کا کردار خوب معروف ہے اور وطن عزیز کے لئے ان کی خدمت دوررس اور بااثر ہے۔ بیرون وطن قیام کے دوران وہ سائنسی پروگرام کے مشیر کے طور پر وقتاً فوقتاً پاکستان آتے رہتے تھے۔ وہ 1961ء سے لے کر 1974ء تک صدر پاکستان کے سائنسی مشیر بھی رہے۔ ترقی پذیر ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے لئے اقوام متحدہ کی متعدد کمیشنوں میں بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ سلام 1961ء میں ایوب خان کے دور میں قائم ہونے والے ریسرچ کمیشن سپارکو کے پہلے چیئرمین تھے۔ حکومت پاکستان نے سائنس کے میدان میں ان کی قدردانی کرتے

باقی صفحہ 4 پر

ہوئے پاکستان میں سائنسی منصوبوں پر ان کی نمایاں اور غیر معمولی کارکردگی پر 1979ء میں انہیں نشان امتیاز اور ملک میں سائنس کے فروغ کے لئے ان کی خدمات پر 1959ء میں انہیں ستارہ پاکستان کے اعزازات سے نوازا۔

وہ 1961ء میں میکسول میڈل اور فزیکل سوسائٹی کا ایوارڈ حاصل کرنے والے پہلے سائنسدان تھے۔ انہوں نے 1964ء میں رائل سوسائٹی کا ھیوز ایوارڈ حاصل کیا۔ انہیں 1968ء میں ایٹم برائے امن فاؤنڈیشن نے ایٹم برائے امن ایوارڈ دیا۔ 1979ء میں ڈاکٹر عبدالسلام کو دنیا کے تین سب سے زیادہ شان وشوکت کے حامل انعامات سے نوازا گیا یعنی فزکس کا نوبیل پرائز۔ یونیسکو کا آئن سٹائن میڈل اور انڈین فزکس ایسوسی ایشن کا شری آر ڈی برلا ایوارڈ۔

عبدالسلام نے اپنا نوبیل پرائز شیروانی زیب تن کر کے وصول کیا

اگرچہ ڈاکٹر سلام کو احمدی ہونے کی وجہ سے اپنے ملک میں مذہبی امتیاز کا سامنا کرنا پڑا لیکن نوبیل پرائش حاصل کرتے ہوئے وہ سراپا پاکستانی دکھائے دے رہے ہیں۔ انہوں نے روایتی پاکستانی شیروانی زیب تن کر رکھی تھی۔ ICTP ٹریسٹے سے متعلق Miriam Lewis کی تحریر کردہ ڈاکٹر سلام کی سوانح عمری کے مطابق ڈاکٹر سلام ایک سچے اور پکے مسلمان تھے۔ ان کے نزدیک مذہب ان کی روزمرہ کی زندگی سے الگ نہیں تھا۔ ایک بار ڈاکٹر سلام نے لکھا ''قرآن کریم ہمیں اللہ تعالیٰ کے تخلیق کردہ قوانین فطرت کی سچائیوں پر غوروفکر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ بہرحال ہماری نسل کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایک نمونے کا نظارہ کرنے کا خاص موقع عطا ہوا ہے جو کہ اس کا فضل اور کرم ہے جس کا میں عاجزانہ دل کے ساتھ شکر ادا کرتا ہوں۔

10 دسمبر 1970ء کو نوبیل بینکوئٹ (انعامات کی تقسیم کے بعد دی جانے والی شاندار اور رنگا رنگ ضیافت) کے موقع پر پاکستان سے متعلق ڈاکٹر سلام کی تقریر کی پہلی چند سطور یوں تھیں۔ یور میجیسٹیز، ایکسیلینسیز، لیڈیز اینڈ جنٹلمین! میں اپنے ساتھیوں پروفیسر گلیشاؤ اور وائن برگ کی طرف سے نوبیل فاؤنڈیشن اور رائل اکیڈمی آف سائنسز کا اس عظیم اعزاز اور نوازشات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ساتھ ہی اس نوازش پر بھی ممنون ہوں کہ مجھے میری قومی زبان اردو میں مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کے لئے میرا ملک پاکستان آپ کا بہت مشکور ہے''۔

(ترجمہ تفاصیل مطبوعہ ڈیلی ٹائمز مورخہ 22 نومبر 2009ء)

دی فرنٹیئر پوسٹ (انگریزی) کی رپورٹ

ڈاکٹر عبدالسلام کی تیرھویں برسی کے موقع پر ڈاکٹر مجاہد کامران کا بیان پروفیسر عبدالسلام ہمارے واحد نوبیل لارئیٹ تھے اور نوبیل انعام یافتگان میں بھی ان کا مقام بہت بلند تھا۔ وہ بیسویں صدی میں طبعیات کے صف اول کے قائدین میں سے تھے۔ بنیادی الیکٹرومیگنیٹک اور کمزور قوتوں کی یکسانیت ان کی تاریخ ساز کامیابی تھی۔ یہ باتیں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران نے ڈاکٹر سلام کی برسی کے موقع پر کہیں۔

ڈاکٹر کامران نے اپنے بیان میں کہا کہ اعلیٰ ذہنی اور فکری کامرانیوں کے علاوہ وہ ترقی پذیر ممالک کے مسائل کے حل کے لئے سائنس کو بروئے کار لانے کے پُر جوش وکیل تھے۔ وہ تیسری دنیا میں سائنس کے لئے طاقتور ترین آواز تھے اور محسوس کرتے تھے کہ شمال اور جنوب کے درمیان اصل فاصلہ سائنس اور ٹیکنالوجی کا فرق تھا۔ وہ ایک عظیم انسان تھے جو ہر اس شخص کی مدد کے لئے مستعد تھے جو ان کی مدد کا طالب تھا۔ ڈاکٹر سلام کا دنیا بھر میں بے حد احترام کیا جاتا تھا اور انہوں نے پاکستان کے لئے بہت عزت کمائی۔ ڈاکٹر کامران نے مزید کہا کہ آج کے کڑے وقت میں ڈاکٹر سلام کی بے حد کمی محسوس ہوتی ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے زیر اہتمام ڈاکٹر سلام میموریل اجلاس

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر خالد آفتاب نے اجلاس کی صدارت کی جس میں بہت بڑی تعداد میں سائنسدان حضرات پروفیسر صاحبان اور پی ایچ ڈی سکالرز شامل ہوئے۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد آفتاب نے نوبیل لارئیٹ (ڈاکٹر عبدالسلام) کی سائنسی میدان میں تیسری دنیا کے لئے خدمات کو واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر سلام پاکستان میں سائنس کے زوال کے متعلق بہت تشویش رکھتے تھے اور اسے اس کی جائز عظمت دلانے کے لئے غیر متزلزل جدوجہد کی۔ وائس چانسلر صاحب (ڈاکٹر خالد آفتاب) نے گورڈن فریزر کی کتاب Cosmic Anger کا بھی ذکر کیا جو ڈاکٹر عبدالسلام کی سوانح عمری پیش کرتی ہے۔ ایک چھوٹے سے قصبے سے تعلق رکھنے والے ایسے لڑکے کی کہانی جو پہاڑ جیسی رکاوٹیں عبور کر کے سائنس کے ایک لیڈر کے طور پر ابھرا۔ ڈاکٹر خالد آفتاب نے متذکرہ بالا کتاب سے کچھ اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے۔

(رپورٹ مطبوعہ فرنٹیئر 22 نومبر 2009ء)

GCU کا ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین

نوٹ:۔ اس تین کالمی سرخی سے پہلے ڈاکٹر عبدالسلام کے نوبیل پرائز سرٹیفکیٹ (Original) کا تین کالمی نمایاں عکس دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ایک طالبہ کو دکھایا گیا ہے جو اس قابل فخر سرٹیفکیٹ کو بصد شوق و انبساط دیکھ رہی ہے۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور نے 21 نومبر 2009ء کو پاکستان کے واحد نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام کی تیرھویں برسی منانے کے لئے سلام میموریل اجلاس کا انعقاد کیا۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر خالد آفتاب نے اجلاس کی صدارت کی۔ جس میں سائنسدان حضرات پروفیسر صاحبان اور اہل علم وفضل نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ وائس چانسلر ڈاکٹر آفتاب نے تیسری دنیا کے ممالک کے لئے سائنس کے میدان میں نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات کو اجاگر کیا۔

انہوں نے شرکائے مجلس کو بتایا کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی جانب سے سلام چیئر اور ڈاکٹر عبدالسلام School of Mathematics Sciences قائم کئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی سلام چیئر کے سربراہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے یہ بھی بتایا کہ سلام نے بچپن میں اپنے آبائی قصبہ جھنگ میں خوبصورتی کا مقابلہ جیتا تھا۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے پروفیسر حسن اے شاہ نے ڈاکٹر عبدالسلام کے خصوصی حوالے سے یونیفیکیشن کے نظریہ کی اہمیت پر گفتگو کی...... یہ ذکر کرنا بھی برمحل ہوگا کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے پاس عظیم پاکستانی سائنسدان (ڈاکٹر عبدالسلام) کے نوبیل پرائز کا اصل سرٹیفکیٹ (Original) موجود ہے۔

(از رپورٹ مطبوعہ دی نیوز مورخہ 22 نومبر 2009ء)

دو اور تازہ حوالے

وطن عزیز کے ایک قابل سائنسدان اور استاد ڈاکٹر محمد اختر کی بات چیت روزنامہ ایکسپریس کراچی مورخہ 25 نومبر 2009ء میں شائع ہوئی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اختر بیان کرتے ہیں:۔

ڈاکٹر عبدالسلام غیر معمولی سائنسدان اور کرشماتی شخصیت تھے۔ وہ ملک کے لئے بہت کچھ کرنا چاہتے تھے۔ نوبیل انعام حاصل کرنے والے سائنسدانوں میں ان کی حیثیت شہزادے کی سی تھی۔

(بیان مطبوعہ روزنامہ ایکسپریس کراچی 25 نومبر 2009ء ص16)

ڈاکٹر صفدر محمود کی تحریر

جانی پہچانی علمی و ادبی شخصیت ڈاکٹر صفدر محمود اپنے کالم صبح بخیر میں ڈاکٹر عبدالسلام کے ذکر میں تحریر کرتے ہیں:۔

عالم اسلام میں نوبیل پرائز حاصل کرنے والوں میں پاکستان کے ممتاز سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام بھی شامل ہیں جن کا تعلق ضلع جھنگ پنجاب سے تھا۔ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں گورنمنٹ کالج لاہور کے نیو ہوسٹل میں اسی کمرے میں ایک سال قیام پذیر رہا جو طالبعلمی کے زمانے میں ڈاکٹر عبدالسلام کا کمرہ ہوا کرتا تھا۔ مجھے ڈاکٹر صاحب سے دو دفعہ ملنے اور طویل نشست کرنے کا اتفاق ہوا اور میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹر عبدالسلام نہ صرف نہایت اچھے انسان تھے اور ان میں پاکستانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی بلکہ وہ ایک مذہبی شخصیت بھی تھے۔ قادیانی ہونا اپنی جگہ لیکن ڈاکٹر صاحب اس بات کے قائل تھے کہ سائنسی ایجادات قرآنی تعلیمات اور معجزات کی تصدیق کر رہی ہیں۔

(از مضمون مطبوعہ روزنامہ جنگ 7 دسمبر 2009ء)

قارئین کرام! آپ نے پاکستان کے مایہ ناز اور واحد نوبیل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کی اجلی اور محبّ وطن شخصیت، قابل فخر اوصاف وحسنات اور بے مثال ایثار و خدمات سے متعلق متعدد مؤقر اخبارات کی رپورٹس اور مضامین کے ذریعہ وطن عزیز کے ممتاز سائنسدانوں پروفیسروں اور دوسرے اہل قلم کے صدق و ارادت اور حقیقت پر مبنی بیانات اور تحریرات کی روشنی میں ایک اجمالی سا نقشہ ملاحظہ فرما لیا ہے۔ ان صاحب علم وفضل شخصیات کے مقابل پر جب خاکسار چند ایسے کوتاہ بین معترضین کے متعلق خیال کرتا ہے جن کا اپنا مبلغ علم وشعور مقابلۃً کچھ بھی نہیں لیکن پھر بھی وہ ڈاکٹر عبدالسلام جیسے عالمی شہرت یافتہ سپوت پر بے بنیاد اور گھٹیا اور من گھڑت الزامات لگانے سے نہیں چوکتے تو اس صورتحال پر نوائے وقت کے کہنہ مشق کالم نگار جناب توفیق بٹ کے دو پسندیدہ شعر یاد آتے ہیں۔

وہ چیزیں اور ہیں جو قد و قامت کو بڑھاتی ہیں
فقط دستار سے تو قد بڑھایا جا نہیں سکتا
چمکنا ہو جسے، خود اس کو قدرت نور دیتی ہے
کسی مچھر کو تو جگنو بنایا جا نہیں سکتا!!

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ 5

میں اتصال رکھے گا۔ عیسائیوں کو انیس سو سال گزر چکے ہیں۔ مگر اب تک وہ ہمت کر رہے ہیں اور ساری دنیا پر چھائے ہوئے ہیں۔ تم کو انیس ہزار سال تک دنیا پر روحانی رنگ میں قبضہ رکھنا چاہئے۔ .... خدا تعالیٰ تم کو توفیق دے اور تمہاری ہمتوں میں برکت دے اور تم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے قرب میں جگہ پاؤ۔

(ماہنامہ مصباح دسمبر 1960ء ص:3)

ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

اپنے دل و دماغ میں کبھی یہ وہم نہ آنے دو کہ قادیان جانے کی وجہ سے ربوہ اجڑ جائے گا ربوہ کے چپے چپے پر اللہ اکبر کے نعرے لگ چکے ہیں اور رسول کریم ﷺ پر درود بھیجا جاتا ہے۔ یہ بستی انشاء اللہ قیامت تک خدا کی محبوب بستی رہے گی۔ یہ بستی انشاء اللہ کبھی نہیں اجڑے گی بلکہ قادیان کی اتباع میں...... کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرتی رہے گی۔ (انشاء اللہ)

(الفضل 11 جنوری 1957ء ص3)

مکرم حفیظ احمد شہزاد صاحب

قادیان سے محبت کے دلکش نظارے

جیہڑا لطف چوبارے نہ بلخ نہ بخارے

ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے "وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے"۔ اپنا وطن کسے پیارا نہیں ہوتا۔ ہر ایک کو اپنے وطن سے چاہت اور پیار ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کی قادیان سے محبت آپ کی سیرت کا نمایاں پہلو ہے۔ چنانچہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے قلم سے آپ کی قادیان سے محبت اور عشق کا پتہ چلتا ہے۔

آپ فرماتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کو بھی قادیان سے بہت محبت تھی اور یہ محبت محض وطن اور جنم بھومی ہونے کی وجہ نہ تھی بلکہ احسان باری تعالیٰ کی وجہ سے یہ محبت اور قدر آپ کے دل میں عام حب وطن سے بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ یہی مقام تھا۔ یہی گھر تھا جس میں آپ کو ذکر الٰہی کی توفیق ملی۔ اسی جگہ آپ نے عشق رسول ﷺ میں کثرت سے درود پڑھا۔ درد دل پیدا ہوا اور خدمت (دین) میں قلم سے تلوار کا کام کیا۔ نور خدا نازل ہوا۔ وحی صادق سے مولا کریم نے نوازا۔ جس مقام پر کوئی کسی محبوب دوست کے ساتھ جاتا ہے۔ پھر جب کبھی گزر ہو اس جگہ اس کو وہ پیارا وجود اور اس کی باتیں یاد آجاتی ہیں۔ تو یہ تو ایک صادق عشق اعلیٰ پایہ کا تھا۔ آپ کو ہر جگہ اپنے گھر کو دیکھ کر نزول رحمت اور خدا تعالیٰ کا محبت اور تسکین بھرا کلام جب یاد آجاتا ہوگا تو سوچیں آپ کے قلب کی کیا کیفیت ہوتی ہوگی؟ جب کبھی باہر جانے کا ذکر ہوتا یا آپ باہر سے آتے تو ایک پنجابی کی مثال بڑے پیار سے دہرایا کرتے تھے کہ۔

جیہڑا لطف چوبارے نہ بلخ نہ بخارے

آپ کو اپنے گھر سے محبت تھی۔ اس قدر تھی جو خود آپ سے بڑھ کر کون محسوس کر سکتا ہے۔ ہم مقدمہ کے سلسلہ میں جب گورداسپور تھے تو آپ قادیان کو بہت یاد کرتے تھے۔ ہر وقت واپسی کی تڑپ رہتی تھی ایک دن اوپر کی منزل میں آپ صحن میں ٹہل رہے تھے۔ میں بھی پاس تھی اور حضرت اماں جان بھی۔ آپ نے قادیان کی یاد کی باتیں کرتے ہوئے فرمایا کہ آخری شاہِ اودھ نے لکھنؤ کی یاد میں کہا تھا۔

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچۂ ہائے لکھنؤ

فرمایا ہم اس کو اس طرح پڑھتے ہیں۔

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہء ہائے قادیان

یہی شعر حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی لندن والی نظم

ہے رضائے ذاتِ باری اب رضائے قادیان

میں شامل کیا۔

اب حضرت خلیفۃ المسیح کی تڑپ قادیان کے لئے نہیں دیکھی جاتی۔ مجھ سے تو قطعی ان کا قادیان کے لئے تڑپنا اور مجبوری برداشت نہیں کی جاتی۔ واقعی جیسے کہتے ہیں "دل پھٹنا" دل پھٹنے لگتا ہے۔ ان کی صحت اور اس کے ساتھ ان کی اس تمنا کے خاص نصرت اور شان سے پورا ہونے کے لئے بہت بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ سب بھائیوں سے دعاؤں کی خواستگار۔

مبارکہ

(قادیان دارالامان از عبدالباری قیوم شاہد)

ایک اور موقع پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ درویش برادران کے نام پیغام میں تحریر فرماتی ہیں۔

دنیا میں بہت گھر ہیں اور ایک سے ایک اچھا
پر گھر تھا وہ کیا پیارا ہم جس میں ہوئے پیدا

اس عنوان کا شعر ابتدائے عمر میں پڑھا تھا لیکن اب تک یاد رہا اور خصوصاً اب آکر تو یہ میرے قلب پر بہت ہی دردانگیز اثر چھوڑ جاتا ہے۔

وہ گھر چھوٹ گیا مگر اس کی یاد نہیں جاتی۔ ایک ایک کونہ میں ایک ایک جگہ، دل پر نقش ہے کئی بار خواہش پیدا ہوتی ہے کہ نئی پود جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ نہیں دیکھا بلکہ شائد اکثر کے والدین نے بھی۔ قادیان جاؤں اور ان کو گوشہ گوشہ دکھاؤں کہ اس جگہ آپ رہے۔ یہاں یہاں اکثر قیام رہا یہاں ٹہلتے تھے۔ لکھتے تھے یہاں آرام کرتے تھے وغیرہ وغیرہ مجھے بچپن کا زمانہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت یاد ہے بیچ کی عمر کی باتیں اکثر بھول گئیں اور اب تو بہت بھولتی ہوں۔ مگر الحمدللہ کہ وہ وقت سب یاد ہے۔ اپنی عمر کے مطابق بلکہ اس سے زیادہ آجکل کے بچوں کو دیکھتے ہوئے۔ بہت کم عمری کے وقت کی بات ہے۔ پلیگ پھیلنے سے پہلے ہم لوگ اکثر گرمی کے دن اور سردی کی راتیں نیچے گزارتے نیچے کے کمرے جو بعد میں محض مہمان خانہ کا کام دیتے رہے ہیں اور ساتھ ہم سب غرضیکہ اس گھر کی ایک ایک جگہ متبرک ہے۔ کوئی میرے ساتھ پھر کر میرے سامنے دیکھے تو شاید آپ کے قدموں کی جگہ بھی بتلاسکوں۔ اوپر بھی جو نیا کمرہ بنتا ہے حسب ضرورت آپ ضرور چند دن اس کو استعمال فرماتے تھے۔ گو زیادہ قیام آپ کا حضرت اماں جان والے کمرے اور حجرے میں رہا ہے آخری سالوں میں۔ مگر آپ کے کم وبیش قیام سے کوئی جگہ ہی شاید خالی ہو۔ دارالبرکات (ام طاہر کے مکان) کے برآمدے میں جو چھوٹا کمرہ ہے جس کی کھڑکی (بیت) اقصیٰ کو جانے والی گلی کی طرف کھلتی ہے اس میں بھی آپ چند دن رہے تھے۔

میرا یہ سب دیکھنے سے یہ مطلب ہے کہ درویشان قادیان کے پاس بظاہر سال خوردہ مکان ایک دولت ہے۔ ایک برکتوں کا خزانہ ہے جس کی ہر اینٹ پر دعائے مسیح الزمان مامور ربانی ہو چکی ہے اس کی دیواروں پر آپ کی آواز نقش ہے وہ درد بھری پکار جو آج بھی میرے کانوں میں گونجتی ہے ضرور اس کا نشان ان دیواروں پر ہے۔ آپ ان تمام کمروں میں بیت الدعاء میں خصوصاً اور کونے کونے میں عموماً دعائیں کریں بہت دعائیں کریں۔ اس دعاؤں والے عاشق کی دعاؤں کا واسطہ دے کر دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے بڑے بھائی جان کو شفا دے دے۔ تاریکی دور ہو کر ایک بار پھر روشنی ظاہر ہو جائے۔ احمدیت کو ترقی اور ہم سب کو اعمال نیک اور انجام نیک نصیب ہوتا ہمیں خدا تعالیٰ پھر قادیان لے جائے۔ ہم حضرت اماں جان کو وہاں لے جا کر حضرت مسیح موعود کے پہلو میں لٹا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ میری پیاری اماں جان کی روح خوش ہو جائے۔ میں نے خواب میں آپ کو بڑے درد سے پکارتے سنا ہے کہ مجھے قادیان پہنچاؤ۔ مجھے قادیان پہنچاؤ۔ ہم مجبور ہیں بجز دعا کے اب کوئی چارہ نہیں۔ قادیان میں رہنے والوں پر بھی خصوصاً یہ دعا کرنا فرض ہونا چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ درویش بھائی اس دعا پر بھی آئندہ خاص طور پر زور دیں گے۔

حضرت اماں جان کی قادیان سے محبت

آپ کی محبت کا اندازہ اس پیغام سے لگایا جا سکتا ہے جو آپ نے جلسہ سالانہ 1948ء کے موقعہ پر درویشان قادیان کے نام بھیجا تھا۔ آپ فرماتی ہیں۔

مجھے آپ کی طرف سے درخواست پہنچی ہے کہ میں قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کو پیغام بھیجوں۔ سو میرا پیغام یہی ہے کہ میں آپ سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتی ہوں اور یقین رکھتی ہوں کہ آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہوں گے کہ ایک دوسرے کے متعلق مومنوں کا سب سے مقدم فرض یہ مقرر کیا گیا ہے آپ لوگ بہت خوش قسمت ہیں کہ گزشتہ فسادات اور غیر معمولی حالات کے باوجود آپ کو خدا تعالیٰ نے قادیان میں ٹھہرنے اور وہاں کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے اور خدمت بجا لانے کی توفیق دے رکھی ہے۔ میں یقین رکھتی ہوں کہ آپ لوگوں کی یہ خدمت خدا کے حضور مقبول ہو گی اور احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے خاص یادگار رہے گی۔ میں 1884ء میں بیاہی جا کر قادیان میں آئی اور پھر خدا کی مشیت کے ماتحت مجھے 1947ء میں قادیان سے باہر آنا پڑا اب میری عمر 80 سال سے اوپر ہے اور میں نہیں کہہ سکتی کہ خدائی تقدیر میں آئندہ کیا مقدر ہے۔ مگر بہرحال میں اپنے خدا کی ہر تقدیر پر راضی ہوں اور یقین رکھتی ہوں کہ خواہ درمیانی امتحان کوئی صورت اختیار کرے قادیان انشاءاللہ جماعت کو ضرور واپس ملے گا۔ مگر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو موجودہ امتحان کو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ برداشت کر کے اعلیٰ نمونہ قائم کریں گے۔

چند دن سے قادیان مجھے خاص طور پر زیادہ یاد آرہا ہے۔ شائد اس میں جلسہ سالانہ کی آمد آمد کی یاد کا پَرتو ہو۔ یا آپ لوگوں کی اس دلی خواہش کا اثر ہو کہ میں آپ کے لئے اس موقعہ پر کوئی پیغام لکھ کر بھجواؤں۔ میری سب سے بڑی تمنا یہی ہے کہ جماعت ایمان اور اخلاص اور قربانی اور عمل صالح میں ترقی کرے اور حضرت مسیح موعود کی خواہش اور دعا کے مطابق میری جسمانی اور روحانی اولاد کا بھی اس ترقی میں وافر حصہ ہو۔ آپ لوگ اس وقت ایسے ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں جو خالصۃً روحانی ماحول کا رنگ رکھتا ہے۔ آپ کو یہ ایام خصوصیت کے ساتھ دعاؤں اور نوافل میں گزارنے چاہئیں اور عمل صالح اور باہم اخوت واتحاد اور سلسلہ کے لئے قربانی کا وہ نمونہ قائم کرنا چاہئے جو صحابہ کی یاد کو زندہ کرنے والا ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

(تاریخ احمدیت جلد 13 ص 100)

حضرت مصلح موعود کی محبت قادیان

حضرت مصلح موعود کو بھی قادیان سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ آپ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہمارے اندر اگر ایمان ہے ہمارے اندر اگر غیرت پائی جاتی ہے تو ہمیں یہ عزم کر لینا چاہئے کہ ہم نے قادیان کو واپس لینا ہے.......... ہماری جماعت پر فرض ہے خواہ وہ امریکہ میں بستی ہو یا انگلستان میں یا جرمنی میں یا سوئٹزرلینڈ میں، افریقہ میں یا انڈونیشیا میں پاکستان میں یا عرب میں (سوائے ان لوگوں کے جو ہندوستان یونین کے باشندے ہیں۔ کہ ان پر ہندوستان یونین کی فرمانبرداری فرض ہے) کہ وہ جائز اور ممکن ذریعہ سے قادیان واپس لینے کی کوشش کرے۔ .... اگر تم میں یہ جذبہ نہیں تو تم بے ایمان ہو۔ بے ایمان ہونے کی صورت میں ہی زندہ رہو گے اور بے ایمانی میں ہی مرو گے۔ (الفضل 15 ستمبر 1948ء)

پھر ایک اور موقعہ پر آپ فرماتے ہیں۔

ہمیں قادیان سے آئے ہوئے تیرہ سال ہو چکے ہیں.......... تمہیں بھی چاہئے کہ اپنے اخلاص اور قوتِ عمل کو بڑھاؤ۔ تا کہ جب قادیان میں تمہارا جانا مقدر ہے وہ بابرکت ثابت ہو۔ قادیان ہمارا اصل مرکز ہے اور وہی برکت پائے گا جو قادیان سے روحانی رنگ

مکرم امان اللہ امجد صاحب

فنی تعلیم کی ضرورت واہمیت

احمدی نوجوان کوئی نہ کوئی ہنر سیکھیں اور معاشرے کا فعال وجود بن جائیں

فنی تعلیم کی اہمیت

پاکستان کے قیام کو 63 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اگر ہم تعلیم کے میدان میں گزشتہ ادوار کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی اور فنی تعلیم سے غفلت اور لاپرواہی برتی گئی ہے۔ جبکہ دور حاضر میں سائنس اور فنی تعلیم ایک ناگزیر امر ہے۔ جس کے بغیر ہم دنیا کی دوڑ میں شامل نہیں ہو سکتے اور یہی زندہ قوموں کی ترقی کا راز ہے۔ جن قوموں نے اس راز کو سمجھ لیا وہ آج ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑی ہیں۔ آج وہی قومیں ترقیات کی منازل کو چھو رہی ہیں جو سائنسی اور فنی میدان میں سب سے آگے ہیں اور جنہوں نے سائنس، ٹیکنالوجی اور فنی تعلیم کو اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھا ہے۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم فنی تعلیم سیکھنے پر توجہ دیں اور خدا کے فضل سے صرف یہی ایک راستہ ہے جو پاکستان کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کر سکتا ہے اور اگر ہم اس ڈگر پر چل نکلے تو کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔ اگر آج بھی ہم نے ہوش کے ناخن نہ لئے اور فنی تعلیم کی اہمیت کو نہ سمجھے تو ہم کسی صورت بھی زمانے کے ساتھ نہ چل سکیں گے۔ ملک کی اقتصادی حالت اور معیشت کو سنبھالا دینے کے لئے اور خود کفالت کے لئے یہ لازم ہے کہ ہم فنی تعلیم سیکھنے پر توجہ دیں۔

نئی نسل کو شفقت اور پیار کے ساتھ فنی تعلیم کی طرف راغب کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنی جسمانی اور ذہنی قوت کو استعمال کرکے ملکی پیداوار اور مصنوعات کو بڑھا سکیں۔

مغربی ممالک کی حیرت انگیز معاشی ترقی اور خوشحالی اس عمدہ تعلیمی نظام کی مرہون منت ہے جس میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو بنیادی حیثیت دی جاتی ہے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا اور سوچا کہ جب تک ہم ملکی وسائل سے خاطر خواہ استفادہ کرنے کے لئے جدید فنی نظریات کو نہیں اپناتے ایک مضبوط معیشت کی بنیاد رکھنا ممکن نہیں۔ چنانچہ ہم نے اس نظریے کو اپنا کر فنی تعلیم پر توجہ دی چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے جہاں بڑی بڑی صنعتیں قائم ہونے لگیں وہاں بامقصد فنی تعلیم کا نظام بھی ملک میں رائج ہوگیا۔

ایک متوازی صنعتی نظام میں انجینئرنگ تین درجوں کے افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ یعنی انجینئر، ٹیکنیشن اور کاریگر، ماہرین کے خیال میں کسی صنعت میں عام طور پر ایک انجینئر کے ہمراہ پانچ ٹیکنیشن اور پچیس کاریگر ہونے چاہئیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشادات میں واضح طور پر بے کاری سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے اور اس میں یہی راز مضمر تھا کہ احمدی نوجوان اپنے فارغ اوقات میں کوئی ہنر سیکھیں اور معاشرے کا فعال وجود بن جائیں۔ آپ کے نزدیک بے کاری خودکشی کے مترادف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''کسی شخص کو کوئی کام کرنے میں کسی قسم کی عار نہیں ہونی چاہئے۔ مسلمانوں میں یہ کتنی خوبی کی بات تھی کہ ان کے بڑے بڑے بزرگوں کے نام کے ساتھ لکھا ہوتا ہے۔ رسی بٹنے والا یا ٹوکریاں بنانے والا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے علماء اور امام عملاً کام کرتے تھے اور کام کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔'' (انوار العلوم جلد 12 ص 583)

ایک اور جگہ آپ محنت اور کوشش کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''محنت اور کوشش کے ساتھ ہی انسان انسان بنتا ہے۔ یا تو تم موجودہ حالتوں پر قائم رہ کر اپنی غلامی کے دور کو لمبا کرو گے اور یا غلامی کے طوق اتار کر سرداری کے تخت کو جیتو گے۔ یہ دونوں حالتیں تمہارے سامنے ہیں یا تو تم کوششیں نہیں کرو گے اور یہ خیال کرو گے کہ موجودہ حالت کو بدلنے کی ضرورت نہیں اس حالت میں بھی روٹی مل جائے گی۔ لیکن اس طرح تم غلامی کی حالت میں رہو گے۔ پاکستان کے آزاد ہو جانے سے تم آزاد نہیں ہو جاتے کیونکہ جو ملک صنعتی طور پر دست نگر ہو وہ پورا آزاد نہیں کہلا سکتا اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لئے اپنے ملک کو آزاد بنانے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ اگر صنعتی اشیاء کے لئے ہم دوسرے ممالک کے محتاج رہے تو ہمیشہ یہ شکوہ رہے گا کہ فلاں ملک ہماری روٹی نہیں لیتا۔ ہمارا زمیندار مر رہا ہے وہ اس میں فوجی سامان نہیں دیتا جس کی وجہ سے ہماری فوج غیر مسلح ہے۔

یہ آزادی محدود آزادی ہے۔ آزادی اس چیز کا نام ہے کہ ہمارا ملک دوسرے ممالک کو چیلنج کر سکے کہ ہمارا مقاطعہ کرتے رہو تو کرو ہمیں میں کوئی خطرہ نہیں۔ توپیں یہاں بن رہی ہوں۔ ہوائی جہاز یہاں بن رہے ہوں۔ ریلوے کے انجن یہاں بن رہے ہوں۔ ٹریکٹر، لاریاں موٹر اور دوسری چیزیں یہاں تیار کی جا رہی ہوں۔ یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے۔ زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم روٹی کو لات ماریں اور تجارتوں، ایجادوں، زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں تو شاید کچھ عرصہ تک ہمیں تکلیف بھی ہو یا ہماری نسل بھی کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائے لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب ہم اپنے خاندان اور ملک کے ایک مفید وجود بن سکیں گے اور ہماری ساری تکالیف رفع ہو جائیں گی۔ (مشعل راہ جلد اول ص 648)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے نوجوانوں میں صنعت و حرفت کا شوق پیدا کرنے کے لئے محلّہ دارالبرکات قادیان میں دارالصناعۃ کا کارخانہ قائم فرمایا۔ جس میں لکڑی لوہے اور چمڑے کا کام سکھایا جاتا تھا۔ 2 مارچ 1936ء کو حضور بنفس نفیس تشریف لے گئے اور اس کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر حضور انور نے اپنے ہاتھ میں رندہ لے کر خود اپنے دست مبارک سے لکڑی صاف کی اور آری سے اس کے دو ٹکڑے کر کے سیکھنے والے بچوں کے دل میں خود کام کرنے کے جذبہ کی عزت کو بڑھایا اور ثابت کیا کہ اپنے ہاتھوں سے کام کرنا ذلت نہیں بلکہ عزت کا موجب ہے۔

(روزنامہ الفضل 5 مارچ 1936ء)

نومبر 2008ء میں جب ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھارت کے دورہ کے دوران کیرالہ تشریف لے گئے تو اس موقع پر مقامی عہدیداران کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔

اس موقع پر سیکرٹری وقف نو نے حضور انور کی خدمت میں استفسار کیا کہ جو واقفین نو بچے پڑھائی میں سست ہیں اور پڑھائی کا ان کو شوق نہیں ان کے بارے میں کیا کارروائی کی جاسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ان کو ان کے اپنے رجحان کے مطابق Mechanic، Plumber، Electrition وغیرہ قسم کے پیشوں میں ان کو ٹریننگ دینی چاہئے۔ اس طرح ان سے جماعت کے لئے کام لیا جاسکتا ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 29 نومبر 2008ء)

ادارہ دارالصناعۃ جس کا آغاز سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1936ء میں قادیان کی مبارک بستی میں فرمایا تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو ازسرنو اس کے آغاز کی توفیق ملی۔ آج یہ ادارہ دارالعلوم وسطی ربوہ میں قائم ہے اور خدا کے فضل سے اس میں ایسے ٹریڈز سکھانے کا انتظام ہے جن کی معاشرے میں بہت مانگ ہے۔ دارالصناعۃ میں جو ٹریڈز سکھائے جا رہے ہیں۔ ان کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

آٹو مکینک

آٹو مکینک میں گاڑیوں کی ریپئرنگ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اس میں انجن، گیئر بکس، سٹیئرنگ، بریک اور کولنگ سسٹم وغیرہ کی اوور ہالنگ اور ریپئرنگ کا کام شامل ہے۔

آٹو الیکٹریشن

اس میں گاڑی کا الیکٹرک ورک جس میں گاڑی کی وائرنگ، جنریٹر اور سلف کی ریپئرنگ شامل ہے۔ اس کے علاوہ متعلقہ کمپنیوں نے اس میں جتنے سسٹم دئے ہوتے ہیں ان کو چیک کرنا اور جو خرابی ہو اسے دور کرنا شامل ہے۔

ریفریجریشن وائر کنڈیشننگ

اس میں ریفریجریٹر اور ائر کنڈیشنز کی دیکھ بھال، مرمت، نئے ائر کنڈیشنز کی تنصیب اور کولنگ پلانٹ کی دیکھ بھال اور اگر کوئی خرابی ہو تو اسے دور کرنا شامل ہے۔

جنرل الیکٹریشن

جنرل الیکٹریشن کا کام بجلی سے متعلقہ ہے۔ اس میں کسی گھر، بلڈنگ کی وائرنگ کرنا، بجلی سے چلنے والی دیگر اشیاء جن میں واشنگ مشین، کولر، استری، پنکھے وغیرہ میں ہونے والی خرابی کو دور کرنا شامل ہے۔

پلمبنگ

پلمبنگ سینٹری کے کام کو بھی کہتے ہیں۔ اس میں پورے گھر یا بلڈنگ میں پائپ بچھانا، باتھ روم اور کچن وغیرہ کی فٹنگ شامل ہے۔

وڈ ورک

اسے لکڑی کا کام بھی کہتے ہیں۔ اس میں کسی بھی بلڈنگ یا گھر کے دروازے، کھڑکیاں، کمرے کی الماریاں اور کچن میں لکڑی کا کام کیا جاتا ہے۔

ویلڈنگ

اس کام میں کسی بھی بلڈنگ یا گھر کے سٹیل سے بنے ہوئے دروازے، کھڑکیاں اور گرل وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔

باغبانی

اس میں مختلف قسم کے پودے کاشت کرنا، سبزیاں اور فصلوں کو کاشت کرنا، موسم کے اخراجات سے بچانا، اگر پودے پر کیڑے کا حملہ ہو تو اس سے بچاؤ شامل ہے۔

ایسے نوجوان جو ان شعبہ جات میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ دارالصناعۃ سے رابطہ کریں اور اپنا مستقبل روشن کریں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم شاہد محمود احمد صاحب مدیر تحریک جدید انگریزی وکالت اشاعت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ صوفیہ عروج بنت مکرم نفیس احمد کاہلوں صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ براگر پرتگال نے 5 سال 7 ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ عزیزہ صوفیہ مکرم رفیق احمد صاحب مرحوم معلم وقف جدید کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب کی نواسی ہے۔ عزیزہ کی تقریب آمین مکرم محمد بشیر صاحب صدر براگر پرتگال نے جلسہ یوم مصلح موعود کے موقعہ پر کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے قرآن کا نور عطا کرے اور وہ اس پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق پائے۔

تقریب آمین

۞ مکرم محمد اعجاز خان صاحب آرمی آفیسرز کالونی مورگاہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرے پیارے پوتے مشہود احمد خان ولد مکرم مظہر اعجاز خان صاحب نے 9 سال کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ 30 جنوری 2010ء کو تقریب آمین ہمارے گھر آرمی آفیسرز کالونی مورگاہ راولپنڈی میں ہوئی۔ عزیزم کو محترمہ شاہینہ انور صاحبہ نے بڑی لگن اور محنت سے قرأت کے ساتھ قرآن کریم پڑھایا ہے۔ بچہ محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجرات اور مکرم چوہدری سردار خان صاحب نائب امیر ضلع سیالکوٹ کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کا قرآن ختم کرنا ہمارے لئے اور بچے کیلئے بہت مبارک کرے۔ آمین

تکمیل ناظرہ قرآن

۞ مکرم میاں وسیم احمد صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی آنوش احمد نے 4 سال 11 ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچی کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کا قرآن پاک ختم کرنا ہم سب کیلئے اور بچی کیلئے بہت مبارک کرے۔ آمین

تکمیل ناظرہ قرآن

۞ مکرم مجیب اللہ سیال صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی سارہ حی بنت مکرم عبدالحی صاحب مقیم امریکہ نے 6 سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا ہے۔ جو مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب کی پوتی ہے۔ بچی کے نیک، صالحہ، خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

۞ مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مکرم نصر اللہ سیال صاحب ابن مکرم مجیب اللہ سیال صاحب اور مکرمہ سعدیہ حمید صاحبہ بنت مکرم چوہدری حمید احمد صاحب باجوہ محلہ دارالعلوم کو مورخہ 12 نومبر 2009ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام ایمن سیال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور حضرت چوہدری نظام الدین صاحب سیال رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ بچی کے نیک اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ کا بائی پاس 6 مارچ 2010ء کو متوقع ہے احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد اور کامل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد انور صاحب مرحوم بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم محمد جمیل فیضی صاحب سیکرٹری مال دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھتیجے مکرم قمر احمد فیضی صاحب گلبرگ لاہور کا بیٹا جو کہ ایک ماہ کا ہے 25 دن سے جھٹکوں کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حمید اللہ صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ یوم مصلح موعود

(مجلس نابینا ربوہ)

۞ مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس نابینا ربوہ کو مورخہ 21 فروری 2010ء کو یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں پروقار تقریب مکرم آصف جاوید صاحب چیمہ وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کی صدارت میں منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ کارروائی کا آغاز مکرم حافظ نور محمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کا شیریں منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب معاون ناظر دعوت الی اللہ نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود اور اس کا پس منظر پر سیر حاصل تقریر کی۔ بعدہ مکرم ریاض محمود صاحب باجوہ مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت نے پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے اور مہمان خصوصی نے حضرت مصلح موعود کے چند ایک واقعات سنائے۔ خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا شرکاء جلسہ کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی حاضری 50/افراد رہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں بہتر سے بہتر پروگرام پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تادم وفات خلافت سے وابستہ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم ڈاکٹر احسن طاہر اعوان صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ عظمٰی طاہر صاحبہ زوجہ مکرم ملک محمد طاہر اعوان صاحب سابق پرنسپل سائنٹفک آفیسر نیاب فیصل آباد مورخہ 4 فروری 2010ء کو مختصر علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ اسی دن بعد نماز مغرب محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم عبداللطیف خان صاحب (المعروف ننھا) سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثالث کی بیٹی، حضرت قاضی محمد عبداللہ بھٹی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی اور حضرت قاضی ضیاء الدین بھٹی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے تھیں۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی مکرمہ ڈاکٹر عصمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ریحان احمد صاحب امریکہ دو بیٹے، خاکسار اور مکرم ڈاکٹر مدثر طاہر اعوان صاحب بیلا روس یادگار چھوڑے ہیں۔ اس دکھ اور درد کے موقع پر جن احباب نے تعاون اور تعزیت کی ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ نیز احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالکریم خالد صاحب

مربی سلسلہ غانا

مکرم عبدالکریم خالد صاحب مربی سلسلہ غانا 6 مارچ 1957ء کو غانا میں پیدا ہوئے۔ 1987ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی اور واپس اپنے ملک گئے۔ 1988ء میں آپ کو غانا میں ریجنل مشنری مقرر کیا گیا۔ اور کئی سال تک بڑی محنت اور جانفشانی سے خدمت کی توفیق ملی۔ جلسہ سالانہ کمیٹی کے مستقل رکن تھے اور بڑی کامیابی کے ساتھ جلسہ کے انتظامات کرتے۔ مورخہ 9 ستمبر 2003ء کو 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 12 ستمبر کو آپ کی تدفین غانا میں ہی ہوئی۔ بیوہ کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے۔

سیرت محترم عبدالرحمٰن انور صاحب

۞ مکرم محمود الرحمٰن انور صاحب سوئٹزر لینڈ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار اپنے دادا محترم عبدالرحمٰن انور صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حالات زندگی رقم کرنا چاہتا ہے۔ جن احباب کے پاس محترم دادا جان صاحب کے بارہ میں تحریری مواد، یادداشت، واقعات یا تصاویر ہوں۔ براہ کرم درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

Email:anwarr786@hotmail.com

فون:0041613221904

موبائل:0041788504001

سعید اللہ کمال صاحب کارکن نظارت تعلیم

فون 047-6212473 موبائل 0301-4060254

saeedullahkamal@yahoo.com

پتہ درکار ہے

۞ مکرمہ خدیجۃ الکبریٰ صاحبہ وصیت نمبر 49842 بنت مکرم محمد شاکر خان صاحب 38/20 دارالیمن غربی شکر ربوہ نے مورخہ 14/اگست 2005ء کو وصیت کی تھی موصیہ صاحبہ سے دفتر وصیت کا رابطہ نہیں ہو رہا۔ براہ کرم موصیہ صاحبہ کے ایڈریس کے متعلق کسی عزیز یا رشتہ دار کو علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب آمین

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

گزشتہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ میں جماعت پنجم کے طلباء وطالبات کی تقریب آمین مورخہ 18 فروری 2010ء کو منعقد ہوئی ۔ اس تقریب کا اہتمام نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سیکشن میں کیا گیا۔ ہال کو تقریب کی مناسبت سے بہت خوبصورتی اور پر وقار انداز سے سجایا گیا۔ تمام طلباء وطالبات نے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ تقریب میں شمولیت کی۔

تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ تھیں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا نظم کے بعد انچارج شعبہ قرآن کریم نے رپورٹ میں بتایا کہ امسال جماعت پنجم کے 130 طلباء وطالبات نے قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ رپورٹ کے بعد محترمہ مہمان خصوصی صاحبہ نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور ان کے تلفظ کی تعریف کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی ۔ اپنے مختصر خطاب میں انہوں نے قرآن کریم سمجھنے کے حوالے سے قیمتی نصائح فرمائیں اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔ دعا کے بعد تمام بچوں اور مہمان خواتین میں شیرینی اور دیگر لوازمات پیش کئے گئے ۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کو مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے ۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔ مارچ

طلوع فجر	5:04
طلوع آفتاب	6:28
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:11

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا بااعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ فون آفس: 047-6215171 موبائل: 0333-6706641

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام ایک معیار مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

ربوہ گرائمر سکول (انگلش میڈیم)
27/1 دارالصدر شمالی ربوہ
ضرورت سٹاف: ادارہ کو نئے تعلیمی سال سے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔
انچارج دفتر (مرد): تعلیمی ادارے کے معاملات، خط وکتابت اور اکاؤنٹس سے آگاہی ہونی چاہئے، صحت مند اور مستعد قائد جو ٹیم کو متحرک رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔
سینئر ٹیچرز (خواتین) انگلش میڈیم کلاس پنجم تک کے بچوں کو پڑھانے کی صلاحیت اور تجربہ ہونا چاہئے
زیر تربیت اساتذہ (خواتین): کم از کم تعلیم انٹرمیڈیٹ
موزوں امیدواروں کیلئے نہایت اعلیٰ تنخواہ کی پیشکش ۔ ایک مختصر تحریری درخواست کے ذریعے رابطہ کریں، تمام تفصیل فراہم کردی جائے گی۔ بالمشافہ ملاقات کیلئے آنے سے پہلے فون کرلیں۔
پرنسپل
0476215676,03366584691,03004426403

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238

www.enlivensolution.com
MOODY INTERNATIONAL
enliven
Solutions
Architecture I Interior I Furniture
7 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.
Tel:+9242 6610114-115, 0321 8487933 live@enlivensolution.com

داخلہ نرسری کلاس شروع
نرسری کلاس میں داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ سیٹیں مکمل ہونے پر داخلہ بند ہو جائے گا۔ نئی نرسری کلاس یکم مارچ 2010ء سے شروع ہوگی۔
فیوچر لیس اکیڈمی 0332-7057097 047-6213194

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری 0345-4866677 0333-6708024
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ 042-5054243 7418584
چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

ضرورت سٹاف
ٹوئنکل سٹار اکیڈمی میں نئے تعلیمی سال سے خواتین ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند امیدواران اپنی درخواست صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 10 مارچ تک سکول کے مین کیمپس ناصر آباد میں جمع کروادیں۔
ایڈمنسٹریٹر ٹوئنکل سٹار اکیڈمی ربوہ
فون: 6211800,0333-5298174

FD-10

طالب دعا: محمود
ماشاءاللہ گیزرز
گیزر خریدتے وقت گیج میں دھوکہ نہ کھائیں
بھاری چادر کے گیزر اب وزن کے حساب سے
35 گیلن وزن 70 کلو پرانے گیزر کی ریپیرنگ اینڈ ایڈجسٹمنٹ کروائیں۔ 55 گیلن 10 گیج 82 کلو
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

Dr. Waqar's
HOUSE OF HEALTH
WHERE HEALTH IS IN ITS PURE SHAPE
جدید جاپانی انداز پر خالصتاً ہومیو پیتھک کلینک جہاں پر تمام بیماریوں کا علاج امپورٹڈ ادویات سے کیا جاتا ہے۔
جعلی اور ملاوٹ بھری ادویات والی ہومیو پیتھک کلینک سے بہتر ہے کہ ہومیو پیتھک علاج نہ کروائیں
بیرون ملک مقیم خواتین وحضرات کے لئے مفت مشورہ اور ادویات کی ترسیل بذریعہ DHL تفصیلات کے لئے رابطہ کریں
جاپانی ماہرین کی زیر نگرانی پاکستان میں پہلی بار آکسیجن تھراپی / زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار
ہیپاٹائٹس B اور C کا شرطیہ علاج
دمہ کا انشاءاللہ مکمل خاتمہ
موٹاپہ 15 دن میں دس پاؤنڈ وزن کم
خواتین کے تمام امراض لیڈی ڈاکٹر کی زیر نگرانی
جوڑوں کا درد اور اعصابی کمزوری کا شافی علاج
ہاؤس آف ہیلتھ ہومیو پیتھک کلینک جاپانی ماہرین کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تمام قسم کے لیب ٹیسٹ، الٹراساؤنڈ اور ECG بھی موجود ہے۔
7,8 Stores Market, A-Block Model Town, Lahore. Ph: 042-35915933-4 E-mail: info@thehoh.com, Website: www.thehoh.com